

## قسط 18

وہ لڑکی اس سبکی نوٹ کو بار بار پڑھ رہی تھی۔

جو اس لڑکے نے اس لڑکی کے نام لکھا تھا۔

لال گلاب۔۔

لال پڑی کے نام۔۔

جو ایک دن ہماری ہوگی۔۔

صرف اور صرف ہماری ہوگی۔۔

قدرت کی کرنی کچھ ایسی ہی تھی۔

کہ اس نے آج لال لباس ہی پہنا ہوا تھا۔

سرخ لال۔۔ لال گلاب جیسا۔۔

## خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

اس کے دل میں کوئی جذبہ پیدا ہو رہا تھا۔

کسی کو حاصل کرنے کا جذبہ۔

ایک خواہش۔

ایک حسرت۔

آیک آرزو۔۔

ایک ساتھ۔۔

تم ہی تو ہو۔

وہ نادان لڑکی ان گلابوں کو بار بار چھوتی۔۔

اپنے چہرے پر موجود ڈمپل کو واضح کر رہی تھی۔

اپنی آنکھوں کو اوپر اٹھاتی اس کو یاد کر رہی تھی۔

وہ اب بیڈ سے اٹھتی صوفے پر آچکی تھی۔

کون ہو تم۔۔

کہاں سے آتے ہو۔۔

کیوں مجھے دیکھنے آتے ہو۔۔

کیوں میری زندگی میں آنا چاہتے ہوں۔۔

میری زندگی میں تو کوئی نہیں ہے۔۔

دن رات میں کیوں سوچتی ہوں۔۔

تمہارے بارے میں کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔

کیا اس جذبے کا نام محبت ہے۔

کیا مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔

وہ ان پھولوں کی خوشبو کو

اپنے اندر اتارنے میں مصروف تھی۔

کے اچانک ہوش کی دنیا میں واپسی آئی۔۔

اف اللہ۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔

میرے ساتھ۔۔

مجھے محبت نہیں ہو سکتی۔۔

محبت کا انجام بہت برا ہے۔۔

وہ ان پھولوں کو جلدی سے صوفے پر پھینکتی

بیڈ پر جا کر اپنی کتاب کو کھولنے لگی۔

میں کیوں پڑو۔ محبت میں۔۔

یہ محبت و جبت کچھ نہیں ہوتی۔

اپنے دل کو سنبھالو لڑکی۔۔

اب دیکھنا اس کے گھر کا میں ایسا پتہ لگاؤں گی۔۔

کہ اس کی روح کانپ اٹھے گی۔۔۔

اس کی گھر کا تو پتہ لگا کر ہی رہوں گی۔۔

چاہے زمین ادھر کی ادھر ہی کیوں نہ ہو جائے۔۔



پچھا نہ کیا تو نام بدل دینا میرا۔

ایک بار آئے میرے گھر کے باہر یہ۔

چکر شکر سب بھول جائے گا۔

وہ اس کتاب کو دیکھنے لگی۔

جو اس نے پڑھنے کے لیے کھولی تھی۔

اور پڑھ وہ کیا رہی تھی چکر شکر کی باتیں۔

وہ مایوس ہو گئی۔

پڑھ لو ماہی۔

ماہی۔۔۔۔

یہ صرف کوئی میرے ساتھ افیر کر کے چلا جائے۔

ویسے بھی ٹین ایج میں ایسا ہوتا ہے۔

کوئی نہ کوئی پیچھے پڑ ہی جاتا ہے۔۔

کوئی بے شک جتنا مرضی آپ کے پیچھے پڑے۔۔

لیکن آپ اس کے پیچھے کبھی مت پڑو۔۔

اب دیکھو نا یار۔۔

میری کلاس میں جو لڑکیاں ہیں۔۔

ان کے بھی تو افیر ہیں۔۔

لیکن میں اتنی چھوٹی عمر میں

کوئی ایسا تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔۔

مجھے یہ لو میرج یہ افیرز۔

اس طرح کی چیزیں۔۔

میرے بس کا کام نہیں ہے یہ۔

ویسے بھی ٹین ایتج کے افیرز کبھی شادی تک نہیں جاتے۔

ٹین ایتج افیرز صرف ٹائم پاس ہوتے ہیں۔

ایک نہ ایک دن ان کا بریک اپ ہونا ہی ہوتا ہے۔

اس عمر کے وعدے کبھی سچے نہیں ہوتے۔

اگر یہ افیرز سالوں چل بھی جائیں۔۔

تو ایک نہ ایک دن۔۔

ان کا احتتام ہونا ہی ہوتا ہے۔۔

اس لیے اپنی ذات پر داغ لگانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

وہ مکمل اب پڑھنے میں مصروف ہو چکی تھی۔

ٹین ایتج لائف وہ زندگی کا لمحہ ہے۔۔

وہ پل ہے۔۔



جو ہر کسی کی زندگی میں آتا ہے۔۔۔

اس پل کو انسان نے خود ہی سمیٹنا ہوتا ہے۔

چاہے وہ اچھے کاموں سے سمیٹ لے۔۔

چاہے وہ پھر برے کاموں سے سمیٹ لے۔۔

چاہے تو وہ اس عمر میں خدا کے در پر جائے۔

چاہے تو وہ اس عمر میں خدا کے در پر نہ جائے۔

یہ اس کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔

کہ اس نے خدا کو پانا ہے یا پھر دنیا کو۔۔

لیکن اگر اس عمر میں خدا کو پالیا جائے۔۔

تو دنیا کو پانا بالکل بھی مشکل نہیں ہوتا۔

لیکن اگر دنیا کو پالیا جائے۔

تو خدا کو پانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

عرش پر تہلکہ مچا دیتی ہے۔۔

جوانی کی عبادت۔۔۔

اگر ٹین ایتج میں عبادت کر لی جائے۔ تو  
پوری زندگی خدا آپ کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

اس عمر میں اگر پانچ وقت

کی نماز پڑھنے کی عادت لگ جائے نا۔

تو یہ نمازیں کبھی نہیں چھوڑی جاتی۔

آپ کسی بھی انسان کے اگے جھک کر

یہ نہیں کہہ سکتے کہ

مجھے اس کی محبت چاہیے۔۔

لیکن اللہ کے اگے جھک کر

آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ

مجھے اس کی محبت چاہیے۔

مجھے اس کی محبت نواز دے۔

محبت میں بھی اگر خدا شامل نہ ہو۔۔

تو محبت کبھی امر نہیں جاتی۔۔

اور رہی بات یہ جو افسرز میں لوگ باتیں کرتے ہیں۔۔

یہ باتیں وقت گزارنے کے لیے کافی ہیں۔۔

مگر زندگی گزارنے کے لیے نہیں۔۔۔

جو آپ سے محبت کرے گا۔۔

وہ آپ سے شادی بھی کر لے گا۔۔

نہ کہ آپ کو کسی ناجائز تعلقات میں رکھے گا۔

یہ ٹین ایتج کے لیٹر اور باتیں

محض دھوکہ ہے اور کچھ نہیں۔

ٹین ایتج عمر کچی عمر کا ایک کچا سودا ہوتا ہے۔

جب پکی عمر میں داخل ہو جائے تو پکا سودا کرو۔

تاکہ انسان کو پتہ ہو کہ اس نے کون سا سودا کرنا ہے۔

لیکن اگر اس عمر میں خدا کو پالیا جائے تو

بس پھر کسی چیز کو پانے کی تمنا نہیں رہتی دل میں۔

خدا کا دامن تھام لو۔

محبت کا دامن خود آئیں گا۔

وہ کچھ دن بہت مصروف رہا تھا

اسے اس کے لیے وقت ہی نہیں مل رہا تھا

آج بھی وہ شاید گھر پر نہ ہوتا۔

اگر اس کے دوست نہ بتاتے

کہ وہ اس سے ملنے آرہے ہیں۔

گھر پر وہ اسے رکھ نہیں سکتا تھا۔

اپنی غیر موجودگی میں۔

آج میرے دوست آرہے ہیں۔

تم ان کے سامنے مت آنا۔

وہ اسے بتانے لگا۔

ٹھیک ہے مگر کوئی کام ہوا



تو مجھے بتا دیجئے گا آپ۔

وہ ہاں کرتی ہوئی بولی۔

نہیں کوئی بھی نہیں ہوگا کام۔

اگر چائے وغیرہ بنانی ہوئی۔

تو میں بنا لوگا۔

بس تم سامنے مت آنا ان کے

کیونکہ

میں نہیں چاہتا کہ تمہیں

کوئی دیکھے سوائے میرے۔

انہتا کو لگا وہ اس سے فلاٹ کر رہا ہے۔

آپ کے علاوہ مجھے کوئی کیوں نہیں دیکھ سکتا۔

وہ اس کی باتوں میں سے ایک پوائنٹ پکڑ چکی تھی۔

کیونکہ جن نظروں سے میں

تمہیں دیکھتا ہوں ان نظروں

سے تمہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

وہ اپنی بات کی وضاحت دینے لگا۔

کن نظروں سے۔

وہ اس سے آنکھیں ملانے لگی۔

عزت کی نظروں سے

محبت کی یا شاید

پھر عشق کی نظروں سے۔

وہ بھی اس کی آنکھوں میں جھکنے لگا۔

آپ فلاٹ کر رہے ہیں مجھ سے۔۔

اور یہ فکر آپ نے کتنی

لڑکیوں سے بولا ہے۔۔

وہ ہنسنے لگی۔۔

وہ ہنستے ہنستے اکثر رک جاتی تھی۔۔

جیسے وہ ہنسنا نہ چاہتی ہو۔۔

اب بھی وہ رک چکی تھی۔۔

تم پہلی اور آخری ہو۔۔

وہ اسے بتانے لگا۔

اوو۔ بہت برا لگا کسی گرل

فرینڈ کو کبھی نہیں کہا کیا۔

اسے شوک لگا تھا۔

کوئی نہیں ہے تم مجھ پر شک کیوں کرتی ہو۔

گھر دیر سے آنے کا مطلب یہ نہیں کہ

کوئی گرل فرینڈ ہو کام بھی تو ہو سکتا ہے۔

اس دن میں نے مذاق میں کہہ دیا تھا۔

مسلسل کچھ دنوں سے ایک ہی بات

کوئی گرل فرینڈ کا بتائیں ہے کہ نہیں۔

لگتا بنا کر ہی دم لینا ہے تم نے۔

وہ اسے کہنے لگا جو مسلسل گرل

فرینڈز کے بارے میں اس سے پوچھتی تھی۔

کہ آپ کی کتنی گرل فرینڈز ہیں۔

لیکن اس لڑکی کو کیا پتہ تھا۔

جس عمر میں اس نے گرل فرینڈز بنانی تھی۔

اس عمر میں وہ اس سے محبت کر بیٹھا تھا۔

آپ کیسے دوست ہے۔

جو یہ نہیں بتا سکتے کہ

آپ کسی کو پسند کرتے ہیں کہ نہیں۔

وہ خفا ہو رہی تھی۔

میں تمہیں پسند کرتا ہوں اتنا کافی نہیں۔

وہ منانے کی کوشش کرنے لگا۔

نہیں۔

میری بات الگ ہے میں تو آپ کی دوست ہوں۔



لیکن میں پوچھ رہی ہوں۔۔

وہ کوئی ایسی لڑکی جس کے

ساتھ اپ اپنی پوری زندگی گزاریں گے۔۔

شادی کریں گے۔۔

وہ سوال رکھ رہی تھی اس کے

سامنے جو یقینا اپنا نام سننا چاہتی تھی۔

اگر تم یہ پوچھنا چاہ رہی ہو کہ

میں شادی کس سے کروں گا۔۔

تو گرل فرینڈ تو کوئی نہیں میری۔۔

اگر تم نے مجھ سے کرنی ہے تو کر لو۔۔

کرو مولوی کو کال۔۔

کیا اظہار کیا تھا اس نے۔۔

مجھے تم قبول ہو میں تمہارے

ساتھ اپنی پوری زندگی گزار سکتا ہوں۔

وہ اس سے کہنے لگا۔

آپ کو لگتا ہے جلدی مرنے کا شوق ہے۔

وہ صوفے پر بیٹھی اپنے پاؤں چھو رہی تھی۔

اچھا تمہارے ساتھ رہنے سے مروں گا نہیں۔۔

بلکہ جی اٹھوں گا۔

وہ پاؤں دیکھ رہا تھا اس کے

جو ہاتھوں سے پاؤں کی مساج کر رہی تھی۔

لیکن میں مر جاؤں گی نا آپ کے ساتھ۔

اگر آپ کے ساتھ نہ مری۔۔

تو آپ کا خاندان مار دے گا مجھے۔

کتنی سخت روایات ہیں نا آپ کے خاندان کی۔

وہ کیا بولی تھی کہ سامنے بیٹھے

شخص کا دل جکڑ لیا تھا اس نے۔

کیا روایات ہیں۔۔

وہ سوال کرتا اسے دیکھنے لگا۔

مطلب میں نے آج تک آپ کے خاندان میں

جتنے بھی لوگوں کو دیکھا ہے یا

یہ وہ خاندان کی لڑکیوں سے ہی شادی کر لیتے ہیں

یا پھر رچ بیک گراؤنڈ والیوں سے۔

آج تک کوئی بھی عام لڑکی

آپ کے خاندان میں نہیں دیکھی۔

مطلب وہ لڑکی یا پھر لڑکا۔

جو خاندان کا نہ ہو یا

اس کے پاس رچ بیک گراؤنڈ نہ ہو۔

ایسا کوئی بھی نہیں آپ کے خاندان میں۔

آپ اپنے گھر کی مثال رکھ لیں اپنے سامنے۔

ایک بھائی نے خاندان میں شادی کی اور

ایک نے رچ فیملی میں۔

آپ کی بہن کی بھی تو ایسے ہی ہوئی ہے

شادی امیر کبیر خاندان میں۔

بلکہ آپ کے تایا کے بیٹے سے۔

رہی بات آپ کی تو وہ بعد کی بات ہے۔

دیکھ لیں گے آپ کی زندگی کا کون حصہ بنے گی۔

وہ کب سے بول رہی تھی

اور وہ کب بس سن رہا تھا۔

مراد اسے دیکھنے لگا۔

جو ہر بات سچی بول رہی تھی۔

سچ تو تھا۔

اس کی زندگی میں روایات ہی تو آرہی تھی۔

مراد خاندان کا وہ لڑکا تھا۔

جس کی کبھی کوئی عجیب بات نہیں سنی گئی تھی۔



اس لیے تو وہ ہر گھر کی مراد تھا خاندان میں۔

مگر کبھی کسی نے اس کی دل کی مراد پوچھی ہی نہیں۔

کیا ہے اس کے دل کی مراد۔

اسے آج یہ روایات سخت لگنے لگی تھی۔

اسے اچھے سے یاد تھا۔

جب اس نے سارے خاندان میں کہا تھا کہ

وہ ڈاکٹر بنے گا مگر اسے بننے نہیں دیا گیا تھا۔

کیونکہ اس کا ایک بھائی ڈاکٹر تھا۔

اس کا خواب توڑ دیا گیا۔

وہ سب کے پریش میں آکر

بزنس کی دنیا میں قدم رکھ چکا تھا۔

اور وہ کامیاب بھی ہو گیا۔

دل کے خوابوں کو توڑنا بہت مشکل کام ہے۔

کچھ ان خوابوں کو توڑتے ہی مر جاتے ہیں۔

کچھ ان خوابوں کو دوسروں

کی زندگیوں میں دیکھتے ہیں۔

جیسے وہ اپنے بھائی کی زندگی میں

اپنے خواب کو دیکھتا تھا۔

اس خواب کو تو اس نے توڑ دیا۔

انہتا کو اپنی زندگی میں لانے کا خواب۔

وہ نہیں توڑے گا۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

وہ بچپن سے ہی ایسی روایات کو توڑنا چاہتا تھا۔

وہ آگے آنے والی نسلوں کے لیے اس روایات کو توڑ رہا تھا۔

وہ شروعات اپنے آپ سے کر رہا تھا۔

میں اپنی پسند سے شادی کروں گا۔

نہ کہ خاندان کو دیکھوں گا۔

وہ اسے بتانے لگا۔

اس کا مطلب ہے کوئی گرل فرینڈ۔

وہ چمکتے ہوئے بولی۔

نہیں ہے۔

مذاق کیا تھا اس دن۔

میری گرل فرینڈ کے کال آرہی ہے۔

بلکہ میرے اسٹنٹ کی کال تھی۔

وہ وضاحت دینے لگا ایک بار پھر۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو کافی اچھے سے جاننے لگے تھے۔

وہ بالکل دو گہرے دوستوں کی طرح ہو چکے تھے۔

مراد اس کے دل میں اپنی جگہ بنا رہا تھا۔

اسے یہ بھی یقین ہو چکا تھا کہ

وہ اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔

آہستہ آہستہ ایک دن وہ دلچسپی

محبت میں تبدیل ہو جائے گی۔

انہتا ہر بات بلا جھجک اس کے ساتھ کر لیتی تھی۔

مگر وہ محبت میں مبتلا ہو چکی تھی۔

بس اسے پتہ نہیں چل رہا تھا۔

اور یہ کوشش کر رہی تھی کہ

وہ اسے بھول کر

کسی اور کی طرف مائل ہو جائے۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ

وہ ایسی لڑکی نہیں جسے بھلایا جاسکتا۔

قدرت جب کھیل کھیل رہی ہو۔

تو اسے کھیل کھیلنے دینا چاہیے۔

اس کھیل میں جیت ہوتی ہے یا ہار۔

یہ قدرت ہی طے کرتی ہے۔



مراد اور انہتا کے کھیل میں بھی

ایک جیت کر ہارے گا۔

اور ایک ہار کر بھی جیتے گا۔

اور یہ کھیل وہ دونوں نہیں کھیل رہے۔

بلکہ قدرت کھیل رہی ہے ان دونوں کے ساتھ۔

جاری ہے